سوال

(599) صحیح بخاری میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی موافقت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نید ہے کہ صحیح بخاری میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی موافقت کچھ روایات ہیں، کیا اس میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تائید میں بھی کوئی روایت موجود ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

سی امام کی نہیں بلکہ امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ہیں جو حق کی تائید و توثیق کے لیے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے پیش کی ہیں، اس سلسلہ میں کسی کی موافقت یا مخالفت قطعاً پیش نظر نہیں، صرف دلیل کی بنیاد پر حق کی موافقت اور باطل کی مخالفت کی ہے جیسا کہ درج ذیل تفصیل سے پتہ چلتا۔

ب جمعہ کی ادائیگی کے لیے کم از کم چالیس آدمیوں کا ہونا ضروری ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی تردید کرتے ہوئے بایں الفاظ عنوان قائم کیا: ''جب نماز جمعہ میں لوگ امام کو چھوڑ کر چلے جائیں تو باقی ماندہ لوگوں کے ساتھ امام کی نماز صحیح ہے۔''

ر آپ نے ایک حدیث بطور دلیل بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ آدمیوں کے ساتھ نماز جمعہ ادا فرمائی۔ [1]

، ادائیگی کے لیے متعدد شرائط ہیں، ان کے ہاں عام دیہاتوں میں جمعہ نہیں ہوتا، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی تردید کرتے ہوئے ایک عنوان قائم کیا ہے: ''دیہاتوں اور شہروں میں جمعہ کی ادائیگی'' پھر آپ نے ایک حدیث کا حوالہ دیا ہے۔ مسجد نبوی کے بعد پہلا جمعہ عبدالقیس کی ایک جواثی نامی بستی میں

ہاں زوال آفتاب سے پہلے جمعہ جائز ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صراحت فرمائی کہ یہ موقف درست نہیں بلکہ ایک عنوان ان کی تردید میں بایں الفاظ قائم کیا: ''جب سورج ڈھل جائے تو جمعہ کا وقت شروع ہوتا ہے۔'' پھر آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان کی ہے کہ رسول ا

رش کی وجہ سے جمعہ چھوڑنا جائز نہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقف کی تردید کرتے ہوئے ایک عنوان قائم کیا ہے ''جو بارش کی وجہ سے جمعہ ادا نہ کر سکے تو اس کے لیے رخصت ہے'' پھر انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی، آپ نے کفر چاہا جمعہ کی ادائیگی بہت ضروری ہے۔

ں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حق کی تائید و نصرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو اپنی مبارک کتاب میں جمع فرمایا ہے۔

---

[1] صحیح بخاری، الجمعہ: ۹۳۶۔

[2] صحیح بخاری، الجمعة: ۸۹۲۔

[3] صحیح بخاری، الجمعہ: ۹۰۴

[4] بخاری، الجمعہ: ۹۰۱۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 495

محدث فتویٰ